

اپنی موت کو یاد رکھیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب سکھوینی مدظلہم



مشیت و ترتیب
مؤید عابدین

مبین اسلامک پبلشرز

۱/۱۸۸، ایف اے پورہ کراچی ۱۱

مقام خطاب : جامع مسجد بیت المکرم
گلشن اقبال کراچی
وقت خطاب : بعد نماز عصر تا مغرب
اصلاحی بیانات : جلد نمبر: ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اپنی موت کو یاد رکھیں

الحمد لله نعمته ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه. ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا. من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له. ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له. ونشهد ان سيدنا وسندنا ومولانا محمداً عبده ورسوله. صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيراً.

اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم ﴿ولقد آتينا لقمان الحكمة ان اشكر لله ومن يشكر فانما يشكر لنفسه ومن كفر فان الله غني حميد - صدق الله العظيم﴾ (سورة لقمان: ۱۴)

تمہید

یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے، اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک اور مقبول بندے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحتیں بیان فرمائی ہیں، مندرجہ بالا آیت کی تفسیر میں حبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک قول نقل کیا ہے، وہ قول یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا

کہ میں نے چار ہزار بیٹیوں کی خدمت اور صحبت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا اور جو ان کی تعلیمات حاصل کیں، ان کا خلاصہ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں:

- ① پہلی نصیحت یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔
 - ② دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم دسترخوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔
 - ③ تیسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔
 - ④ چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظریں کی حفاظت کرو۔
- ان چار نصیحتوں کے بارے میں پچھلے جمعوں میں عرض کیا جا چکا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

موت یاد رکھنے کی چیز ہے

پھر پانچویں اور چھٹی نصیحت کرتے ہوئے حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو، اور دو باتوں کو ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ۔ جن دو باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو، ان میں سے ایک موت ہے اور دوسری اللہ تعالیٰ کی یاد۔ لہذا موت ہر وقت یاد رکھنے کی چیز ہے، اس کو بھولنا نہیں چاہئے، وجہ یہ ہے کہ عام طور پر انسان اس دنیا میں آکر آخرت کو بھول جاتا ہے، اور دنیا کی محبت اس کے دل میں اتر جاتی ہے، اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، اس لئے کہ دنیا کی محبت سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور غفلت میں انسان ہر قسم کے گناہ کر لیتا ہے، اب جس درجے کی غفلت ہوگی اسی درجے کے گناہ اس سے صادر ہوں گے اور جیسے جیسے غفلت بڑھتی چلی جاتی ہے ویسے ویسے انسان آخرت سے دور، دین سے دور، اللہ سے دور اور شیطان سے قریب اور گناہوں کے اندر مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس غفلت کو دور کرنے والی اور دنیا کی محبت دل سے نکلنے والی چیز موت ہے، جس کے دل میں جتنا

اپنی موت کا احتضار ہوگا، اتنی ہی اس کے دل میں دنیا کی محبت کم ہوگی، اور اتنے ہی اس سے گناہ کم ہوں گے، اور اس کے نتیجے میں وہ کامیاب ہوتا چلا جائے گا۔

موت لذتوں کو ختم کرنے والی ہے

اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں موت کو یاد کرنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿اکثر واذا ذکرها زام اللذات الموت﴾ (ترمذی، صفة القيامة، حدیث نمبر ۲۴۶۲)

یعنی تم لذتوں کو توڑنے اور ختم کرنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔ موت کو کثرت سے یاد کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی نعمتیں اور لذتیں جن کے استعمال کرنے سے انسان کا دل غافل ہو جاتا ہے، موت کے تذکرے سے یہ غفلت ختم ہو جائے گی اور یہ لذتیں جائز حد تک رہ جائیں گی۔ بلکہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ کے بعد ایک جملہ کا اور اضافہ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم مال کی فراوانی کے وقت میں موت کا تذکرہ کرو گے تو باوجود مال زیادہ ہونے کے وہ مال تمہارے لئے کم ہو جائے گا، اور اگر مال کی کمی کی حالت میں موت کو یاد کرو گے تو باوجود کم ہونے کے وہ مال تمہارے لئے زیادہ ہو جائے گا، یعنی مال تو بہت ہو گا لیکن دل میں نہیں ہوگا۔ اور اگر مال دل کے اندر نہ ہو بلکہ باہر ہو تو پھر وہ روئے زمین کے برابر کیوں نہ ہو وہ بھی کوئی نقصان نہیں کرے گا۔ اور خدا نخواستہ اگر مال دل کے اندر ہے اور اس کی محبت دل کے اندر ہے تو وہ مال وبال ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ تو موت کی یاد ایسی چیز ہے کہ اگر بادشاہ کو بھی نصیب ہو جائے تو اس کی سلطنت بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑے گی۔ اگر کسی کے پاس مال کم ہو اور اس حالت میں وہ موت کا مراقبہ کرے، موت کو یاد کرے تو وہ مال اس کے حق میں بہت بن

جائے گا۔ اس لئے کہ جب وہ یہ سوچے گا کہ مرنے کے بعد میرا کیا انجام ہونے والا ہے، اور وہاں جا کر مجھے اس مال کا بھی حساب دینا ہے تو وہ قناعت اختیار کرے گا، اور جو تھوڑا مال ہے اسی کو بہت سمجھے گا کہ بس اسی کا حساب ٹھیک ٹھیک ہو جائے تو نعمت ہے، اور وہ یہ سوچے گا کہ لوگ جب آخرت میں پہنچیں گے تو جن لوگوں کے پاس مال نہیں ہوگا اور وہ فقیر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے فرمائیدار ہوں گے تو وہ نافرمان مالداروں کے مقابلے میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے اور مالدار اپنے حساب کتاب میں لگے ہوئے ہوں گے۔ لہذا کم مال والا غریب آدمی جب موت کو یاد کرے گا تو وہ مال اس کے حق میں کافی ہو جائے گا۔

موت کو یاد رکھنے کے طریقے

بہر حال، یہ موت ایسی چیز ہے جو دل سے دنیا کی محبت کو کھینچتی ہے، اس سے دنیا کی محبت نکلتی ہے، اس سے بڑا فائدہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ بہر حال، موت کی یاد بہت کام کی چیز ہے، اس لئے ہر انسان اپنی موت کو یاد رکھے، اس کا تذکرہ کرتا رہے، اور اس کو سوچتا رہے۔ پھر اس موت کو یاد رکھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: قبرستان جانا

پہلا طریقہ یہ ہے کہ قبرستان جایا کرے، قبرستان جانے سے انسان کو موت بھی یاد آتی ہے اور انسان کے دل سے غفلت بھی دور ہوتی ہے، دنیا کی محبت نکلتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ وہاں جانے سے ہر قبر انسان کو یہ درس عبرت دیتی ہے کہ دیکھ ہمارے اندر جو لوگ لیٹے ہوئے ہیں وہ تمہاری طرح ایک دن دنیا میں چلا بھرا کرتے تھے، کاروبار کرتے تھے، وہ بھی شادی بیاہ والے تھے، ان کی بھی اولاد تھی، ان کے بھی ماں باپ تھے، ان کے بھی دوست احباب تھے، لیکن آج بے یار و مددگار تنہا اپنی قبروں میں لیٹے ہوئے ہیں اور نہ جانے کس حال میں ہیں۔

قبرستان جانے کا طریقہ

قبرستان جانے کا طریقہ اور ادب بھی یہی ہے کہ جو شخص قبرستان جائے اس کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر قبروں کی زیارت کے لئے اور دنیا کی محبت دل سے نکالنے کے لئے اور موت کی یاد تازہ کرنے کی نیت سے جائے یا کسی جنازہ کے ساتھ جائے تو اب وہاں جا کر بلا ضرورت دنیا کی باتیں کرنے میں نہ لگ جائے بلکہ وہاں جا کر اپنے مرنے کو سوچے اور اسی جنازے کو سوچے جو ہمارے کندھوں پر ہے اور جس کو ہم قبر میں اتار رہے ہیں کہ کل تک یہ زندہ تھا اور آج ہم اس کو قبر میں اتارنے کے لئے لیجا رہے ہیں، اب اس کو قبر میں دفنا کر واپس آجائیں گے۔ اسی طرح ایک دن مجھے بھی قبرستان لایا جائے گا اور اسی طرح قبر میں اتارا جائے گا، اور مجھے دفنا کر لوگ چلے جائیں گے، اس وقت میرا نہ جانے کیا حال ہوگا۔ اس وقت اس قبرستان میں سینکڑوں مسلمان مدفون ہیں، اپنی اپنی قبروں میں ہیں، ان کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا حال ہے، ایک دن مجھے بھی اس دنیا کو چھوڑ کر قبر میں آنا ہے۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دوسرا طریقہ: اپنی موت کو سوچنا

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ چوبیس گھنٹے میں سے دس منٹ نکالیں، صبح کے وقت یا رات کو سونے سے پہلے، پھر اس وقت اپنے ذہن کو تمام خیالات سے خالی کر کے اور اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارغ کر کے اپنے مرنے کو سوچیں، مثلاً پہلے اپنے بیمار ہونے کو سوچیں، پھر اپنی جان نکلنے کو سوچیں، پھر یہ سوچیں کہ اب مجھے غسل دیا جا رہا ہے، کفن پہنایا جا رہا ہے، اور گہوارے میں ڈال کر نماز جنازہ کے لئے لیجا یا

جا رہا ہے، اب میری نماز ہو رہی ہے، اب لوگ مجھے اٹھا کر قبرستان لیجا رہے ہیں، اب مجھے قبر میں اتارا جا رہا ہے، اب سلیپ رکھی جا رہی ہیں، اور گارے سے سلیپ بند کئے جا رہے ہیں، اور مٹی ڈالی جا رہی ہے اور لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں آرہی ہیں، اب سورۃ بقرہ کا اول و آخر میری قبر پر پڑھا جا رہا ہے، اب لوگ واپس جا رہے ہیں اور میں اکیلا قبر میں پڑا ہوا ہوں، فرشتے آکر مجھ سے سوال و جواب کر رہے ہیں اور مجھ سے جواب نہیں دیا جا رہا ہے، قبر میں تنگی ہے، اندھیرا ہے، سانپ اور بچھو چاروں طرف سے نکل کر میرے جسم سے لپٹ رہے ہیں اور مجھے عذاب ہو رہا ہے۔ بس یہ سوچیں، اس سوچنے میں بڑی عجیب و غریب تاثیر ہے، وہ تاثیر یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دل سے دنیا کی محبت نکل جائے گی۔ ہمارے دل میں دنیا کے بارے میں جو بڑے بڑے منصوبے ہیں اور ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہمارے ذہن میں موجود ہے، تمناؤں اور خواہشات کا ایک سمندر ٹھانیں مار رہا ہے، اس سوچ سے یہ سب لہریں ختم ہو جائیں گی، خواہشات کی موجیں ٹھنڈی پڑ جائیں گی اور یہ سب منصوبے سرد پڑ جائیں گے اور آخرت کے منصوبے اس کے ذہن میں آنے لگیں گے، آخرت کی تمناؤں اور آرزوئیں اس کے دل میں پیدا ہونے لگیں گی اور وہاں کے اجر و ثواب کی قدر و قیمت اس کے دل میں آنے لگے گی۔ اب اس کا دل یہ چاہنے لگے گا کہ میں یہ نیک کام کر لوں، فلاں نیک کام کر لوں، فلاں گناہ سے بچوں، اور فلاں گناہ سے توبہ کر لوں۔ یہ ہے اس کا عظیم فائدہ اور تاثیر۔

لہذا صرف دس منٹ نکال کر اپنی موت کو سوچا کریں، انشاء اللہ یہ دس منٹ ہمارے چوبیس گھنٹے کے لئے چابی کا کام کریں گے، اس کے ذریعہ ہمارے دل میں چابی بھر جائے گی، پھر جہاں بھی جائیں گے، انشاء اللہ یہ موت ہمیں یاد رہے گی۔ شروع شروع میں تو اس کا زیادہ فائدہ محسوس نہیں ہوگا، لیکن جب مسلسل ہم موت کا مراقبہ کریں گے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہم چاہے بازار میں ہوں، یا دکان میں ہوں، یا گھر میں ہوں مگر موت ہمیں یاد رہے گی، اور جتنی موت کی یاد رہے گی اتنا ہی

گناہ سے بچنا آسان ہوگا، فوراً موت آکر کہے گی کہ تمہیں مرنا ہے، قبر میں تمہیں یہ عذاب ہوگا، ایسا کام نہ کرو کہ کل کو اس کا بدلہ دینا پڑے۔ بس جس شخص کے اندر یہ فکر پیدا ہوگئی کہ کل مجھے مرنا ہے اور مر کر جواب دینا ہے، بس وہ سب سے بڑا عقل مند ہے، وہی سب سے بڑا ہوشیار اور سمجھدار ہے۔

عقل مند کون؟

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ عقل مند اور ہوشیار کون ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو موت کو یاد کرے اور موت کے بعد کی تیاری کرے وہ سب سے زیادہ ہوشیار اور عقل مند ہے، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی نیک بختیاں لیں گے اور آخرت کی بزرگی اور شرافت انہوں نے پائی ہے۔ لہذا موت کو یاد کرنے میں دنیا کی بھی کامیابی ہے، مرنے کے بعد کی کامیابی بھی اسی میں پوشیدہ ہے، اس لئے انسان موت کو جتنا یاد کرے گا اتنا ہی اس کو حساب کتاب کا دھڑکا لگا رہے گا، اس کو یہ فکر رہے گی کہ جو کچھ کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے، مجھے کل اپنی قبر میں جانا ہے، میں کسی کی خاطر اپنی قبر کیوں خراب کروں؟ زبان سے کچھ بولے گا تو سوچ سمجھ کر بولے گا، ہاتھ پیر چلائے گا تو احتیاط سے چلائے گا، بات کرے گا تو احتیاط سے بات کرے گا، لین دین کرے گا تو احتیاط سے کرے گا اور اس طرح خود بخود اس کے تمام معاملات میں درستی، تہذیب اور شائستگی آجائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرو

ایک اور حدیث میں آپ نے بہت پیاری بات ارشاد فرمائی ہے جو یاد رکھنے کی ہے، ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح حیا کرنے کا حق ہے تم اس طرح اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ

عینہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جو حیا کرتے ہو وہ یہاں مراد نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا جو حق ہے اس سے مراد کچھ اور ہے، وہ یہ ہے کہ تمہارا سر اور جو کچھ تمہارے سر میں ہے اس کی حفاظت کرو، اور جو کچھ تمہارے پیٹ میں ہے اور اس کے ساتھ جو اعضاء ہیں ان کی حفاظت کرو، اور تم اپنی موت کو اور موت کے بعد ریزہ ریزہ ہو جانے اور اپنی ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو، جب تم یہ کام کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا جو حق ہے وہ ادا ہو جائے گا۔

سر کی حفاظت کے دو مطلب

اس حدیث میں جو فرمایا کہ اپنے سر کی اور جو کچھ سر میں ہے اس کی حفاظت کرو، تو سر کی حفاظت کے دو مطلب ہیں، ایک یہ کہ اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کے سامنے مت جھکاؤ، دوسرے یہ کہ اپنے سر کو تکبر کی وجہ سے اونچا نہ کرو، جو متکبر ہوتا ہے وہ اکڑ کر چلتا ہے، گردن کو ذرا اونچی کر کے چلتا ہے، ٹوپی بھی بہت اونچی پہنتا ہے، تاکہ وہ لوگوں میں بڑا معلوم ہو، اس لئے فرمایا کہ تکبر کی وجہ سے اپنے سر کو اونچا مت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے مت جھکاؤ، اس سر کو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکانا چاہئے، جب چلیں تو عاجزی کے ساتھ سر جھکا کر چلیں، بیٹھیں تو عاجزی سے بیٹھیں۔

سر کی چار چیزوں کی حفاظت

سر میں جو چیزیں جمع ہیں وہ چار ہیں، تین ظاہر ہیں اور ایک اندر ہے، ایک کان، دوسرے آنکھ، تیسرے زبان، اور جو اندر ہے وہ دماغ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ کرو، جسوت نہ بولو، غیبت نہ کرو، کسی پر الزام نہ لگاؤ، فضول باتیں

نہ کرو، گانے نہ گاؤ، کسی پر تہمت نہ لگاؤ، جھوٹی گواہی مت دو، کسی کو دھوکہ مت دو، زبان کو زبان کے گناہ سے بچاؤ۔ اور آنکھ کو آنکھ کے گناہوں سے بچاؤ، مثلاً بد نگاہی اور بد نظری مت کرو، ایسی جگہ مت دیکھو جس کا دیکھنا ممنوع ہے۔ کان کو گناہ کی باتیں سننے سے بچاؤ، کانوں سے گانا نہ سنو، غیبت نہ سنو، کسی کی بُرائی نہ سنو۔

دماغ کی حفاظت

اسی طرح انسان کا دماغ بھی بہت سے گناہ سوچتا رہتا ہے، جتنے خیالات اور تصورات آتے ہیں وہ سب دماغ کے اندر آتے ہیں اور دماغ اندر ہی اندر ان کا منصوبہ بناتا ہے، تمہارے دماغ میں جتنے ناجائز منصوبے اور غلط خیالات آتے ہیں اپنے دماغ سے ان کو نکال دو، ان خیالات کو اپنے دماغ میں مت ٹھہراؤ، ایک طرف سے یہ خیالات آئیں تو دوسری طرف سے ان کو نکال دو، اس لئے کہ نفس و شیطان یہ بُرے بُرے خیالات دماغ میں ڈالتے ہیں لیکن وہ صرف ڈالتے ہیں، وہ خیالات ہوا کے جھونکوں کی طرح آتے ہیں اور جاتے ہیں، اگر کسی نے ان خیالات کو دماغ میں ٹھہرا لیا تو پھر گناہوں میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا، اس لئے کہ اگر وہ خیال دل میں ٹھہر گیا تو وہ کچھ کروا کر جائے گا اور اگر خیال آیا اور چلا گیا تو پھر اس خیال کے نتیجے میں عمل کچھ نہیں ہوگا، لہذا جیسے ہی گناہوں اور بُرائیوں کے خیالات دل میں آئیں تو فوراً ان کو رخصت کر دو، ان خیالات کے آنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا، البتہ ان کے تقاضوں پر عمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ لہذا دماغ کو بھی گناہوں سے بچاؤ، آنکھوں کو بھی گناہ سے بچاؤ، کانوں کو بھی گناہوں سے بچاؤ اور زبان کو بھی گناہ سے بچاؤ، یہ ہے سر کی حفاظت۔

پیٹ کی حفاظت

یہ جو فرمایا کہ پیٹ کی حفاظت کرو، تو اس کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ حرام

سے اپنے پیٹ کو بچاؤ اور مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اور پھر پیٹ کے ساتھ اور بھی بہت سے اعضاء ہیں، یہ دونوں ہاتھ بھی پیٹ کے ساتھ ہیں، یہ دونوں پاؤں بھی پیٹ کے ساتھ ہیں، انسان کا ستر اور شرمگاہ بھی پیٹ کے ساتھ ہے۔ لہذا اپنے ہاتھ کو بھی گناہوں سے بچاؤ، پیر کو بھی گناہوں سے بچاؤ، اور اپنے ستر اور شرمگاہ کو بھی گناہوں سے بچاؤ۔ اس طرح پیٹ اور اس کے ساتھ جو اعضاء ہیں ان کی حفاظت ہو جائے گی۔

تیسری بات جو اس حدیث میں بیان فرمائی وہ ان دونوں کو گناہ سے بچانے کا طریقہ ہے، وہ یہ کہ اپنی موت کو یاد کرو اور مرنے کے بعد اپنے جسم کے مٹی ہو جانے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو۔ اور جو شخص جتنا اپنی موت کو یاد کرے گا اور اپنے جسم کے ریزہ ریزہ ہو جانے کو یاد کرے گا، اس کے لئے سر کی حفاظت آسان ہو جائے گی اور پیٹ کی حفاظت بھی آسان ہو جائے گی۔

غفلت دور کریں

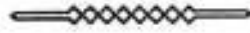
بہر حال، یہ موت کا تذکرہ بڑی کارآمد چیز ہے، اس وقت ہمارا سب سے بڑا مرض اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے جو بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے، اور اس کی وجہ ہماری غفلت ہے اور اس غفلت کی وجہ دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت کی جڑ موت کی یاد سے کٹتی ہے، اس لئے موت کا جتنا تذکرہ ہوگا، اتنی ہی ہماری غفلت دور ہوگی، اور جتنی غفلت دور ہوگی اتنی ہی اطاعت کے جذبات ابھریں گے۔

مراقبہ موت کے چند اشعار

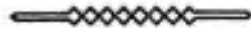
حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مراقبہ اردو میں لکھا ہے، اس کا نام ہے "مراقبہ موت" یہ مراقبہ موت بہت آسان اشعار کے اندر لکھا گیا ہے، اگر کوئی اس کو پڑھ لے تو وہ بھی موت کی یاد دلانے کے لئے نہایت

کافی و شافی ہے۔ اس کے ایک دو شعر مجھے یاد آرہے ہیں وہ آپ کو سنا دیتا ہوں ص

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
 جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
 بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا
 اہل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
 جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
 یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا
 ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
 جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
 تجھے حسن ظاہر نے دھوکہ میں ڈالا
 جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
 یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنوا یا
 تو بد مستیوں میں جوانی گنوا یی
 جو اب غفلتوں میں بڑھاپا گنوا یا
 تو بس یوں سمجھ کہ زندگی گنوا یی
 جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
 یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ اشعار ایسے آسان ہیں کہ بچے بھی سمجھ لیں، اگر یہ باتیں ہمارے ذہن میں
 بیٹھ جائیں تو ہماری زندگی جلدی سے صحیح رخ پر آجائے، بہر حال، موت کو ہر وقت یاد
 رکھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی موت یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

